آیا اور دودھ پلایا اور اسنا[illegible] کو ایک بڑی جماعت نے ذکر کیا ہے
چنانچہ صاحب مورد اور صاحب مختصر بھی اوسے جماعت
سے بیان کرتا اور بعضوں نے والدہ آنحضرت کی بعد دودھ پلانا ثویبہ کی
مصاحبت رضاعت بیان کیا ان دونوں کا قول جیسی میں ایسا سے
اور بعضوں کی سات مہینے لکھی ہیں اور یہ محض وہم طالب ناقل
والمطالب [illegible] صحیح ہوا یہ کہ رضاعت سات روز کے بعد
مہینے ایک مہینے [illegible] تھا کہ غلطی ہو واللہ اعلم دوسرے
ثویبہ حلیمہ سے پہلے [illegible] صحیح ہے اور بعضوں نے یار مشتاقات [illegible] بعد
اس بابت موصوفہ کہ اس کی عزت کی آنکھ شراکت [illegible]
کی دودھ پلایا ابن مندہ [illegible] کہ ثویبہ کے اسلام لانے میں
اختلاف ہے جیسا کہ دارقطنی [illegible] اسلام مختلف ہے چنانچہ اوس کا
اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بجز ابن مندہ کے دوسرے کسی نے نہیں
بیان کیا تھا کہ ثویبہ کے اسلام لانے کا ذکر کیا ہو بعض
ثویبہ کی اسلام کا کوئی قائل نہیں ہوا اور حافظ ابن
حجر نے باب من ارضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کہا کہ طبقات

[illegible] نقل [illegible] سکون [illegible] مصنف [illegible] در آخر ۱۲۰۲ [illegible]

تھا مسعودی نے ایک عبارت وال السیر میں کہ ثویبہ اسلام لائیں
لکھا ہے لیکن ابن جوزی نے الوفا میں اسکا قول نقل کر دیا کہ مجھے نہیں معلوم
ابن جوزی نے کہا ہے کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ثویبہ اسلام لائیں
یا نہیں اور حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ طبقات ابن سعد میں جو روایت ہے
اس سے ثویبہ کا اسلام [illegible] معلوم ہوتا ہے اسلام لانے پر توقف نہیں
لیکن اسلام لانا اونکا محتاج ہے ثبوت کا ابو نعیم نے ثویبہ کی بابت
کہا ہے کہ میں نہیں جانتا [illegible] مسلمہ اعرابیہ
اور حافظ ابو بکر بن عبد البر [illegible]
آپکو کسی مرضعہ نے دودھ نہیں پلایا مگر وہ اسلام لائی
اور رسول خدا صلعم نے [illegible] اسکو نقل کیا [illegible] مرضعات
آپکی سب مرضعات اسلام لائیں القصہ ثویبہ نے آپکو چند
روز دودھ پلایا یہاں تک کہ حلیمہ سعدیہ آپکو لے گئیں اور
ثویبہ نے اس سے پہلے آپکے چچا حمزہ کو دودھ پلایا تھا اور
بعد آپکے ابو سلمہ بن عبد الاسد کو پلایا اور ثویبہ مولاۃ
ابو لہب کی تھیں اور عبد الرزاق اور اسماعیلی اور امام
بخاری

اوسترا اور ایسی ہی بعضون نے کہا ہے اسیلئے آنحضرت نے فرمایا
کہ میں بیٹا عاتکاؤن کا ہون بنی سلیم سے انتہی لیکن سہیلی
لکھتے ہیں کہ عاتکہ بنت ہلال کہ کنیت اونکی ام مناف تھی اور
عاتکہ بنت مرہ جسکی کنیت ام ہاشم تھی تیسری عاتکہ بنت
اوقص جسکی کنیت ام وہب تھی اور جدہ مادری
انکی تھی حضرت ... بعض نے عواتک سے مراد لیا ہے کہ اب

قل یا ایہا الکافرون کو کہ بتلاتے ہیں و بیشتر لوگوں میں کہ

نے ابو موسیٰ سے مدلس نقل کیا کہ اس حدیث کو رد کرتے

نہیں [illegible] سے منقول ہے راوی اس حدیث کا فروہ ہیں اور یہ

و یقول لی ابو فروہ [illegible] منقول ہے ام فروہ اور یہ قول غریب ہے

اقوال ملا حافظ ابن حجر نے اصابہ میں لکھا کہ یہ قول

محض غلط ہے بلکہ راوی اس کا ابو فروہ کو بتایا گیا ہے جو شہر

سے منقول ہے راوی ہوتے نہیں کہا ابو فروہ نے تو یہ کہا کہ

کیا کہ ابو فروہ خطا ہے بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ ام فروہ اور یہ لیلیٰ

کہا کہ اس روایت کے اور خطا میں گرا اس سلسلہ کے

محدثین کا [illegible] منقطع [illegible] سے مجھ

بلکہ ابو مسلم [illegible]

اس حدیث کو صحاب سنن ثلاثہ نے بطریق متعددہ

ابی اسحاق سے اور ابو مسلم فروہ بن نوفل اور

اپنے باپ سے روایت کیا ہے اور ابو داؤد اور

نسائی نے روایت اسرائیل عن ابی اسحاق کے

اور نسائی

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ رب العالمین کہ یہ کتاب فیض نصاب بسعادت انتساب

راہ نجات

حافظ محمد علی [illegible]

5703

برائے افادگان اہل ہند بنہایت صحت و صفائی کیساتھ

حسب فرمائش شیخ محمد فخر الرحمن و محمد فضل الرحمن تاجران کتب دہلی دریبہ کلاں

جید برقی پریس دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَوَالِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

اے عزیزو سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے۔ جو کہ مسلمان ہو خدا کے دوستوں میں داخل ہو دنیا میں بھی اس پر رحمت ہو۔ اور آخرت میں بڑے بڑے درجے بہشت میں پاوے اور بغیر مسلمان ہونیکے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اس واسطے ہر انسان پر لازم ہے کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سیکھے۔ اور اپنی اولاد اور سب گھر کے آدمیوں کو سکھاوے تو مرنیکے پیچھے عذاب سے نجات پاوے اور نہیں تو بہت عذاب دیکھیگا۔ اور اسکے گھر والے بھی۔ اب سنو دوں سے مسئلے دین کے کہ پکی اور معتبر کتابوں سے نکال کر بیان کرتا ہوں۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزیں ہیں اول کلمہ شہادت کا۔ دوسرے نماز تیسرے زکوٰۃ چوتھے حج۔ اور پانچویں روزے رمضان کے

پہلا رکن اسلام کا کلمہ ہے

اب سنو تم پہلے کلمہ کے معنی فرض یہی ہے مسلمان پر کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا کرنیوالا اسارے جہان کا ایک ہے اللہ اسکا نام پاک ہے کوئی اسکا شریک نہیں

بیان ایمان بہ خدا تعالیٰ

سب برائیاں اور کمال اسی کو نہیں اور وہ سب عیبوں سے پاک ہے کسی کام میں کسی کا محتاج نہیں۔ سب اسی کے محتاج ہیں۔ سب چیزونکی اسکو خبر ہے ایک ذرہ بھی اس سے چھپا نہیں اسنے سب چیزونکی قدرت ہے۔ جو چاہے سو کرے کوئی اسکے حکم کو پھیر نہیں سکتا۔ اور جو کچھ بندے کام کرتے ہیں بھلا یا برا بلکہ دنیا میں جو ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہے یعنی خدا نے پہلے ہی لکھ رکھا تھا کہ فلانے سے فلانے وقت ایسا ہوگا۔ اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے خدا کے ہیں۔ پیدا ہوئے نور سے

بیان ایمان بہ فرشتگان

پاک ہیں گناہ نہیں کرتے جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا ہے اس پر قائم ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت

کھانے پینے نہیں خدا کا ذکر انکی زندگی ہے۔ گنتی انکی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان میں چار فرشتے
بہت نامور ہیں۔ جبرئیل کہ کتابیں خدا کی حکم خدا کے پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے
میکائیل کہ روزی خدا کے حکم سے بندوں کو پہنچاتے ہیں اور مینہ کی تیاری بھی کرتے ہیں
اسرافیل کہ صور منہ میں لئے کھڑے ہیں۔ قیامت کے دن پھونکیں گے اور عزرائیل
کہ مرنے کے وقت جان نکالتے ہیں۔ اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابیں پیغمبروں کو بھیجی
ہیں۔ توریت حضرت موسے پر۔ انجیل حضرت عیسے پر۔ زبور حضرت داؤد پر۔ قرآن حضرت
محمد مصطفے پر علیہم الصلوٰۃ والسلام پر۔ اور بعضی کتابیں اور پیغمبروں پر۔ جو کچھ خدا کی کتابوں میں لکھا ہے
سب حق ہے اس پر ایمان لاوے۔ اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندوں کی ہدایت کے لئے دنیا
میں پیغمبروں کو بھیجا۔ اور حکم کیا کہ جس راہ پر پیغمبر لے چلیں اسی راہ پر چلو تو دین و دنیا تمہارا
درست رہے۔ جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا۔ سب پیغمبر برحق ہیں اور گناہوں
سے پاک اور ساری خدائی سے افضل ہیں۔ انکے درجے کو کوئی نہیں پہنچا ہے۔ اول پیغمبر حضرت
آدم ہیں باپ سب آدمیوں کے۔ ان کے پیچھے اولاد سے انکی اور بہت سے پیغمبر ہوئے گنتی انکی
خدا کو معلوم ہے۔ آخر سب سے پیچھے دنیا میں حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور پیغمبری
حضرت پر ختم ہوئی۔ پر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اسی واسطے حضرت تمام
پیغمبروں کے سردار ہیں۔ پیدا ہوئے ہیں مکے شریف میں۔ جب چالیس[۴۰] برس کے ہوئے
تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی۔ اور قرآن شریف اترنا شروع ہوا۔ پھر تیرہ برس مکے
شریف میں اور رہے اور وہاں ہی معراج ہوئی۔ حضرت جبرئیل براق لیکر آئے حضرت کو
سوار کرکے مسجد اقصے میں لیگئے اور وہاں سے ساتوں آسمان پر حضرت تشریف لیگئے اور
عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اس رات میں بڑی بڑی نعمتیں
خدا سے پائیں۔ اور پانچوں وقت کی نماز پڑھنی بھی وہاں فرض ہوئی۔ پھر جب حضرت ترپن[۵۳]
برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکے شریف سے مدینے پاک میں ہجرت فرما گئے دس برس اور
وہاں رہے۔ جب تریسٹھ[۶۳] برس کے ہوئے تب وفات پائی۔ چنانچہ قبر شریف حضرت کی وہیں

نبی چار کرسی حضرت کی یہ ہیں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
اور ایمان لاوے کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر و نکیر آکے سوال کرتے ہیں
کہ رب تیرا کون ہے۔ دین تیرا کون ہے۔ یہ کون شخص ہیں کہ تمہارے پاس آئے تھے۔ مردہ
اگر با ایمان ہے جواب انکو دیتا ہے۔ رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے
ہیں ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر آئے تھے۔ پھر اس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے بہشت
کی طرف دروازہ اسکے واسطے کھول دیتے ہیں۔ اگر مردہ بے ایمان ہے منکر و نکیر کا جواب اسے
نہیں آتا بار بار کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اس پر عذاب سخت کرتے ہیں اور دروازہ دوزخ کی
طرف کھول دیتے ہیں اور ایمان لاوے کہ قیامت آنی برحق ہے۔ اوس دن حضرت اسرافیل صور
پھونکیں گے۔ آسمان پھٹ جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے اور ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور
پہاڑ اڑتے پھرینگے جیسے روئی کے گالے پھر زمین اور آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب
دوسری بار پھونکیں گے پھر سب کچھ موجود ہوجائیگا۔ مردے قبر سے نکلیں گے اور ترازو عمل
کی کھڑی ہوگی اور نامہ اعمال انکے ہاتھوں میں دینگے اور حساب کرینگے۔ ہاتھ پاؤں گواہی دینگے
کہ بھلے کام کیے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھ پر پلصراط کھڑا ہوگا بال سے باریک اور تلوار سے
تیز اس پر سبکو چلنے کا حکم ہوگا۔ نیک ایسے چلیں گے جیسے بجلی یا جیسے باؤ یا جیسے تیز گھوڑا اور
بعضے پیادوں کی طرح اور بہت سے دوزخ میں کٹ کر گریں گے اور ایمان لاوے کہ حق تعالی نے
حضرت کو حوض کوثر دیا ہے۔ پانی اسکا شہد سے میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے کوزے
اسکے بہت ہیں جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسپر بیٹھ کر قیامت کے
دن اپنی امت کو پانی پلاوینگے۔ جو کوئی پیے گا پھر پیاسا نہوگا۔ اور ایمان لاوے کہ حضرت
رسول خدا اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی شفاعت گنہگاروں کی قیامت کے دن
کرینگے اور ایمان لاوے کہ مسلمانوں کو بڑی بڑی نعمتیں بہشت میں ملیں گی۔ کھانے کو میوے اور
پینے کو شربت۔ خدمت کو حوریں اور غلمان۔ رہنے کو مکان اچھے اچھے سب سے بڑی نعمت
بہشت میں دیدار خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے مسلمانوں کو نصیب کریگا اور کافروں کو دوزخ

میں بڑے بڑے عذاب ہونگے آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کانٹے بدبو کے مکان اور
بہت عذاب ہیں حق تعالی دنیا سے ساتھ ایمان کے اٹھاوے اور سب مسلمانوں کو عذاب سے
بچاوے اور ایمان لاوے کہ جو کچھ قرآن شریف اور حدیث میں بہشت اور دوزخ کا احوال اور
اگلی پچھلی باتیں لکھی ہیں سب حق ہیں اور جو بات موافق شرع کے ہے حق ہے اور جو بات
خلاف قرآن اور حدیث کی ہے سب باطل ہے اور بری ہے اور ہر مسلمان پر لازم کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کے واسطے حضرت کی اہلبیت اور ازواج مطہرات سے اور
حضرت کے یاروں سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت میں انکو افضل اور بہتر سمجھے اور ان
سب کی تعظیم کرے اور جب انمیں سے کسی کا نام سنے تو رضی اللہ عنہ کہے۔ قرآن میں انکی بڑی
تعریف ہے اور حضرت نے بہت سی خوبیاں انکی بیان کی ہیں۔ دوستدار ان کا بہشتی اور دشمن
انکا دوزخی ہے۔ ان سب میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کو
افضل جانے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان سب باتوں پر اعتقاد
کرے جی جان سے پکا مسلمان ہو کے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتوں
میں افضل و بہتر خدا کا فرض سمجھ کے پانچوں وقت کی نماز کو جماعت سے ادا کرے اور سستی سے
کبھی ترک نکرے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محافظت کرے نماز پر ہوگا
واسطے اسکے نور اور حجت اور نجات دن قیامت کے اور جو کوئی محافظت نہ کرے نماز پر
نہ اسکے نور ہو نہ حجت و نجات اور ہو وہ شخص دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون
اور ہامان اور ابی ابن خلف کے اور فرمایا حضرت نے کہو تم اپنی اولاد کو نماز ادا کریں
جب سات برس کے ہوں اور جب دس برس کے مار کے نماز پڑھاؤ۔

بیان وضو کا فرض وضو میں چار ہیں۔ ایک منہ دھونا ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی
کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کہنیوں سمیت تیسرے
چوتھائی سر کا مسح کرنا چوتھے دونوں پاؤں دھونا ٹخنوں سمیت۔ ان چار چیز سے اگر
بال برابر سوکھا رہے تو وضو صحیح نہ ہو۔ سنت یوں ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کے دونوں

ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں پھر تین کلی کریں مسواک سمیت اور تین بار ناک میں دہنے ہاتھ سے پانی ڈال کے بائیں سے ناک جھاڑیں اور تین بار منہ دھوئیں اور تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوکے ایکبار سارے سر کا مسح کرکے کانوں کا مسح کریں اور تین بار ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئیں۔ وضو تمام ہوا۔ وضو کرتے ہوئے کلمہ شہادت کا پڑھے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللّٰھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین سبحانک اللّٰھم وبحمدک واستغفرک واتوب الیک۔ اور دوگانہ نفل پڑھے۔ ثواب بہت پاوے۔ وضو کرتے ہوئے دنیا کی بات کرنی مکروہ ہے اور بہت پانی ڈالنا برا ہے۔

نواقض وضو کے جو نجاست آدمی کے آگے پیچھے سے نکلے وضو ٹوٹ جائے اور لہو یا پیپ نکل کے بہے وضو ٹوٹ جائے۔ اور چت یا کروٹ لگا کر تکیہ دے کے سوئے وضو ٹوٹ جائے۔ اور جو قاعدہ بند دلبست نماز کے ہیں۔ سو جائے کھڑا یا رکوع میں یا سجدے میں یا بیٹھا ہو وضو نہیں ٹوٹتا۔ جو ڈھیلا نہ ہوا ہو اور جو نشہ پیکر مست ہو یا بیماری سے غشی ہو یا باؤلا ہو وضو ٹوٹ جائے۔

بیان غسل کا غسل کے اندر فرض تین چیزیں ہیں۔ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا سارے بدن پر ایکبار پانی بہانا پر سنت یوں ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی بدن سے دور کرے پھر وضو کرے۔ پھر بدن پر تین بار پانی بہاوے۔ غسل جماع سے فرض ہوتا ہے دونوں پر منی نکلے یا نہ نکلے۔ اور سوتا اٹھا اور بدن یا کپڑے پر منی پائے غسل فرض ہے احتلام ہو یا نہو۔ پر جو احتلام یاد ہو اور بدن یا کپڑے پر اثر نہ پاوے غسل واجب نہیں۔ اگر عورت کے پاس بیٹھا اسے ہاتھ لگایا اور بوسہ لیا اور شہوت ہو کے چیپ سا نکلے اسے مذی کہتے ہیں اس کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ پر جو ہاتھ لگانے سے منی شہوت سے کود کے نکلے اور لذت ہوئے تو غسل واجب ہوا۔ علما فرماتے ہیں کہ جو انسان سوتا اٹھا اور نماز کے اوپر تراوٹ مذی کی پائی اسے چاہئے کہ احتیاط کے واسطے غسل کرے۔ جب عورت حیض اور نفاس سے

پاک ہوا اس پر غسل واجب ہوا۔ اور کمتر مدت حیض کی تین دن ہیں اور زیادہ دس روز ہیں۔ اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو نکلے حیض ہے۔ اور جب سفید پانی آیا حیض ہو چکا۔ غسل کرکے نماز پڑھے جننے کے پیچھے جب تک لہو نکلے نماز موقوف کرے خشک ہو جائے نماز پڑھے۔ جو لہو چالیس دن سے آگے چلا غسل کرکے نماز پڑھے۔ حیض و نفاس میں نماز نہ پڑھے اور نہ روزہ رکھے جبتک سوکھ نہ جائے۔ نماز کی قضا نہیں پڑے روزے جتنے کھاوے اتنے قضا کرے۔ عورت سے حیض و نفاس میں جماع کرنا حرام ہے۔ اور استحاضہ میں روا ہے۔ بے وضو کو قرآن شریف پر ہاتھ لگانا روا نہیں مگر یاد پڑھنا روا ہے اور حاجت غسل والے اور حیض و نفاس والی کو یہ دونوں باتیں روا نہیں اور مسجد میں جانا بھی روا نہیں۔ اور کعبہ شریف کے گرد پھرنا بھی روا نہیں ہے

بیان تیمم کا۔ اگر نمازی کو پانی نہ ملے ایک کوس بھر دور ہو یا بیماری سے پانی مخلل کرتا ہو۔ پاک مٹی پر تیمم کرکے نماز پڑھے۔ ہرگز نماز ترک نہ کرے۔ پہلے نیت کرے تیمم کرتا ہوں میں واسطے دور ہونے ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے تقربًا الی اللہ تعالیٰ نیت کرکے دونوں ہاتھ زمین پر مارکے منہ پر ملے۔ پھر زمین پر مار کے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملے اور ایسی طرح ملے کہ جتنا منہ ہاتھ دھونا فرض ہے سب جگہ ہاتھ پہنچے۔ اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو اسے بھی ہلاوے تیمم غسل اور وضو کا ایک سا ہے جیسا آدمی وضو اور غسل سے پاک ہوتا ہے تیمم سے پاک ہوتا ہے۔ جو سواس نماز اور قرآن پڑھا کرے جبتک پانی نہ ملے جب پانی ملا تیمم ٹوٹا۔ اور جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہیں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے اگر بدن یا کپڑا ناپاک ہو اور پاک کرنے کے واسطے پانی نہیں ملتا اسی طرح نماز فرض پڑھے پر جو ستر کے موافق کپڑا پاک ملے سارے کپڑے ناپاک اتار کر نماز پڑھے۔

فرض نماز کے تیرہ ہیں سات باہر نماز سے ہیں اور چھ اندر نماز کے باہر کے سات یہ ہیں۔ اول پاکی بدن کی۔ دوسرے پاکی کپڑے کی۔ تیسرے پاکی جائے نماز کی چوتھے ستر ڈھانکنا۔ پانچویں وقت پر نماز پڑھنی۔ چھٹے قبلے کی طرف کھڑا ہونا۔ ساتویں نیت نماز کی دل میں کرنی یعنی جی میں سمجھنا کہ فجر کی فرض پڑھتا ہوں۔ نیت زبان سے کرنی ضرور نہیں چاہے کرے یا نہ کرے

اگر آدمی کے بدن میں پھوڑا ہے یا زخم ہے اور ہر وقت بہتا ہے یا کسی کا ہر وقت پیشاب ٹپکتا ہے یا باؤ سرتی ہے بند نہیں ہوتی یا دست بند نہیں ہوتے یا نکسیر چلتی ہے بند نہیں ہوتی ایسا آدمی ہر نماز کے وقت وضو تازہ کیا کرے اور بے خطرہ نماز پڑھا کرے نماز ترک نہ کرے جب وقت نماز کا گیا وضو ٹوٹا۔ مرد کو ستر ڈھانکنا ناف سے زانو سمیت فرض ہے اور عورت حرہ کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے اور باقی مستحب۔ جتنا ستر فرض ہے اس سے جو کسی عضو کی چوتھائی نماز میں کھل جاوے نماز ٹوٹ جائے جیسے چوتھائی ران کی یا چوتھائی ذکر کی یا انثیین کی یا چوتڑ کی یا چوتھائی عورت کے سر کی۔ یا کہیں اور جگہ سے کھلے نماز فاسد ہو جائے جسے کپڑا میسر نہ ہو ننگا نماز پڑھے ترک نہ کرے کہ نماز کے ترک کا بڑا عذاب ہے جیسے پگڑی یا جامہ کرتا میسر ہو اسے ٹوپی سے یا اکیلی ازار سے مکروہ ثواب کم ہو جاتا ہے پر نماز جاتی نہیں۔ جو ستر فرض ڈھکا ہو۔ اگر نمازی جنگل میں ایسے مقام پر ہو کہ قبلہ معلوم نہ ہو جدھر ہو یا اندھیری رات ہو۔ اور کوئی آدمی نہ ملے جس سے پوچھے ایسی جگہ سوچ کرے جس طرف اس کا دل شہادت دے اسی طرف نماز ادا کرے بغیر سوچ کے نماز درست نہیں اور جو کئی آدمی ہوں ہر آدمی سوچ یعنی قیاس پر نماز کرے وقت نماز کے مشہور ہیں پر مستحب یوں ہے کہ صبح کی نماز ذرا اول وقت سے اوپر کر کے پڑھے۔ قرأت سے پڑھے اور ظہر کی نماز گرمیوں میں ذرا دیر سے پڑھے اور مغرب کی نماز ابر کے دن اوپر کر کے پڑھے اور عشا کی نماز بڑی رات گئے پڑھے اور باقی نمازیں اول وقت پڑھنی بہتر ہیں جس وقت سورج نکلے اور جس وقت سورج چھپے نماز پڑھنی درست نہیں نہ فرض نہ نفل۔ نہ نماز جنازے کی نہ سجدہ تلاوت کا۔ پر جس نے عصر کی نماز پڑھی نہ ہو وہ لاچاری کو سورج کے چھپنے کے وقت پڑھ لیوے صبح کی نماز کے پیچھے سورج کے نکلنے سے پہلے نفلیں پڑھنی مکروہ ہیں۔ پر قضا نماز جائز ہے۔ چھ فرض داخل نماز کے یہ ہیں اول تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کے نماز شروع کرنی۔ دوسرے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی تیسرے قرأت یعنی نماز میں کچھ قرآن شریف پڑھنا چوتھے رکوع پانچویں دو سجدے ہر رکعت میں کرنے چھٹے قاعدہ اخیر یعنی آخر نماز کے التحیات

تحریمی ہوئی یعنی بہت مکروہ ہوئی۔ واجب ہے کہ ایسی نماز پھیر کے پڑہے اور جو سنت مؤکدہ ترک
کی تو بھی پھر پڑہے اور جو مستحب ترک کیا نماز صحیح ہے پر تھوڑا سا ثواب کم ہوا نماز میں حرکت بیفائدہ
کرنی مکروہ ہے اگر تھوڑی ہے اور جب بہت ہو نماز فاسد ہوئی نماز میں ماتھے کی مٹی پونچھنی مکروہ ہے
اور کپڑے کو مٹی سے بچانیکے لئے اٹھانا مکروہ ہے اور کپڑے کو کاندہے پر ڈالکر دونوں طرف سے لٹکانا
یا کرتہ یا جامہ پہنکے بند اُسکے نہ باندہنے مکروہ ہیں۔ ننگے سر نماز پڑہنی مکروہ ہے سر پر بالوں کا
جوڑا باندہ کے نماز مکروہ ہے بلکہ ثواب یوں ہے کہ بالونکو نماز کے وقت کھول دے تو وہ بھی
سجدہ کریں۔ ماتھے کے آگے سے کنکر مٹی دور کرنی مکروہ ہے جو سجدہ ہوسکے اور جو نہ ہوسکے
ایکبار یا دو بار دور کرے تین بار نکرے انگلیاں نماز میں چٹکانی مکروہ ہیں نماز میں ادہر اُدہر دیکھنا
یا آسمان کی طرف دیکھنا یا ہلنا داہنی طرف یا بائیں طرف اور جمائی یعنی انگڑائی توڑنی زمین پر سجدہ
کرنے میں بانہیں ڈالنی یا پیٹ سے ران ملانی مکروہ ہے اور مرد کو لال زرد کپڑوں سے یا ریشمی کپڑوں
سے یا کلمہ وہ پگڑی سر پر باندہ کے تُرہ کھول کے نماز مکروہ ہے اور جن کپڑوں میں آدمی یا جانور
کی صورت ہو اُن سے نماز پڑہنی مکروہ ہے اور نمازی کے آگے سے گذرنا بہت بڑا گناہ ہے اسلئے
نمازی کو لازم ہے کہ جس جگہ رستہ چلتا ہو نماز نہ پڑہے بلکہ ایک لکڑی اپنے آگے کھڑی کرکے
پڑہے۔ نماز میں کھانسنا خوب نہیں جبتلک تو ورنکرے ناچاری کو معاف ہے جس وقت کہ بھوک
غالب ہو اور کھانا بھی تیار ہو اور وقت باقی ہو یا انسان کو احتیاج مکان ضرور یا پیشاب
کی ہو نماز مکروہ ہے اول خاطر جمع کرکے نماز پڑہے۔ جو نماز مکروہ ہو وہ پھیر کے پڑھنا خوب ہے
تاکہ قیامت کے عذاب سے چھوٹے اور جو نہ پڑہے تو فرض سر سے اُترا پر تقصیروار ہوا۔ اگر انسان
ایسا بیمار ہو کہ کھڑا نہ ہوسکے تو بیٹھ کے نماز پڑہے اور رکوع۔ سجدہ کرے اور جو رکوع سجدہ بھی
نہ کرسکے دونوں کیواسطے اشارہ کرے پر رکوع کیواسطے سر تھوڑا سا جھکاوے سجدہ کیواسطے بہت
جھکاوے اور جو بیٹھنے کی طاقت نہ ہو لیٹ کر نماز اشارے سے پڑہے۔ چت لیٹے اور پاؤں
قبلے کی طرف منہ کرکے اور جو ایسا بیمار ہو کہ اشارے کیواسطے سر نہیں اُٹھا سکتا نماز موقوف
رکھے جب تک حق تعالی سر اُٹھانے کی طاقت دے جب سر اُٹھانیکی طاقت آوے نماز شروع

کرے۔ اور بعضے علماء نے کہا ہے جسے طاقت سر اٹھانے کی ہو وہ دل میں نیت کر کے دل سے نماز پڑھے۔ اور پلکوں سے اشارہ رکوع و سجدوں کے کرے غرض نماز نہ چھوڑے کہ چھوڑنا نماز کا بہت بڑا قصور ہے۔ قیامت کے دن بے نمازی کو بہت سخت عذاب ہوگا۔

اگر انسان تین منزل یا زیادہ سفر کا ارادہ کرکے اپنے گھر سے نکلے اور عمارت شہر کی سے باہر ہو اب یہ شخص مسافر ہوا چار رکعت فرض کو دو رکعت پڑھے یعنی ظہر عصر عشاء کی نماز دو دو رکعت پڑھا کرے اور فجر مغرب کی نماز پوری پڑھے کم نہ کرے اور جو مسافر امام ہو اور مقیم مقتدی ہو مسافر اپنی دو رکعت نماز پڑھ کے سلام پھیرے اور مقیم مقتدی کھڑا ہو کے دو رکعت باقی اپنی پڑھ کے سلام پھیرے اگر مسافر اپنے گھر آیا اب سفر تمام ہوا۔ چاروں رکعت آکے گھر میں پڑھے۔ اور جو راہ میں مسافر نے کسی شہر میں یا گاؤں میں پندرہ دن یا پندرہ سے زیادہ رہنے کا ارادہ کیا تو بھی چار رکعت پڑھا کرے جب اس مکان سے سفر کرے گا پھر دوگانہ پڑھے گا مسافر سنت کو کم نہ کرے پر جو راہ میں چلا جاتا ہو اور سنت پڑھنے کی فرصت نہ ہووے سنت موقوف کرے اور فرض پڑھ لے۔

نماز جمعے کی فرض ہے دو رکعت جماعت سے شہر میں اکیلے صحیح نہیں گاؤں میں بھی صحیح نہیں جسے کہ فرض پڑھنے سے ظہر کی نماز سر سے اتر جاتی ہے نیت یوں کرے نماز کرتا ہوں دو رکعت فرض اس جمعے کی واسطے اترنے فرض ظہر کے سر سے خالصاً للہ تعالیٰ صلیت بھذا الامام متوجہاً الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر۔ جمعے کے دن بعد دوپہر کے وقت اذان کے خرید و فروخت حرام ہے تیاری نماز کی کرے اور دنیا کے کاروبار موقوف کرے جب امام خطبہ پڑھے سب اسکی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنیں اول سے آخر تک خطبے کے باتیں نہ کریں اور سنت و نفل نہ پڑھیں چپ بیٹھے رہیں جب نماز ہو لے تو سب خرید و فروخت جائز ہے جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے مکروہ ہے امام اعظم کے مذہب

[illegible]

ہیں وتر کی نماز اور دونوں عیدوں کی واجب ہے اور علماء کے مذہب میں تینوں نماز سنت موکدہ ہیں۔ عید الفطر کے دن سنت یوں ہے کہ پہلے کچھ کھائے اور مسواک کرے اور غسل کرکے اچھے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اگر میسر ہو لگاوے اور صدقہ فطر کا فقیروں کو دیکے عید گاہ کو نماز کے واسطے جاوے اور راہ میں آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا چلا جائے جب عید گاہ میں پہونچے تکبیر موقوف کرے تکبیر یوں ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وقت نماز عیدین کا اشراق کے وقت سے دوپہر تک ہے عیدین کی نماز یوں پڑھے نیت کرکے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کے سبحانک اللہم پڑھے جب پڑھ چکے دونوں ہاتھ کانوں تلک اٹھا کے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھا کے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہکے ہاتھ باندھ لے اور دوسری رکعت میں جب قرائت پڑھ چکے اسیطرح تین بار اللہ اکبر کہکے پھر ہاتھ تیسری بار باندھے بلکہ چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کے رکوع کرے۔ عید الضحیٰ کے دن بھی یونہی کرے جیسے عید الفطر میں ہے پر پہلے نماز سے کچھ نہ کھائے بلکہ نماز عید کے بعد اپنی قربانی میں سے کھاوے اور راہ میں تکبیر پکار کے پڑھتا چلے اور دونوں عیدوں میں بہتر یوں ہے کہ جاوے ایک راہ سے اور آوے دوسری راہ سے نویں تاریخ ذی الحجہ کی سے تیرھویں تاریخ عصر کی نماز تک ایکبار پیچھے ہر فرض نماز کے پکار کے کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

بیان جنازہ کا مردہ مسلمان کو غسل دینا اور گور و کفن کرنا اور نماز جنازے کی پڑھنا فرض کفایہ ہے جو بعضے مسلمان بھی یہ کام کرلیں گے سب کے سر سے اتر جاویگا اور جو کسی نے نہ کیا جس کو مردے کا احوال معلوم ہوگا سب گنہگار ہونگے مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی موت یاد رکھے حدیث شریف میں لکھا ہے کہ جو کوئی ہر روز بیس بار موت کو یاد کریگا درجہ شہادت کا پاویگا اور لازم ہے کہ جو کسی کا دین یا حق اسپر آتا ہو یا نماز روزہ یا کفارت قسم کی یا اور کچھ اسکے ذمہ ہو ان سب چیزوں کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اگر اچانک موت آوے اسکے وارث ادا کریں جب انسان مرنے لگے

اس کے پاس والے کلمہ پڑہیں۔ اور سورہ یاسین جب مرجاوے جلدی جلدی غسل کفن کرکے نماز
جنازے کی پڑہکر دفن کریں اور صبر کریں انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں اور رونا چلانے اور ہاے
ہاے کرنا اور بال نوچنا اور پیٹنا حرام ہے بلکہ حضرتؐ نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے لیکن
فقط دل سے غم کرنا اور آنسو سے آہستہ آہستہ رونا مضائقہ نہیں۔ اگر بغیر جنازہ پڑہے مردہکو
دفن کیا تین دن کے اندر نماز اسکی گور پر پڑہیں۔ نماز جنازے کی یوں ہے کہ پہلے نیت کرے
نماز پڑہتا ہوں میں اس جنازے کی نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے اس میت کے منہ میرا طرف
کعبہ شریف کے اللہ اکبر اور دونوں ہاتھ کانوں تلک اٹہاوے اور باندہ لے پہر ہاتھ نہ اٹہاوے
اور پڑہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ
غَيْرُكَ پہر اللہ اکبر کہکے پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پہر
اللہ اکبر کہکے اگر جنازہ بالغ کا ہے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ
شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ
عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اور جو میت لڑکا ہے یہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جو
لڑکی ہو یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا
شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پہر چوتہی بار اللہ اکبر کہکے دونوں طرف سلام دے جو بچہ پیدا ہوکے روے
یا حرکت کرے کہ جیتا اسکا معلوم ہو اسپر نماز پڑہیں اور جو بچہ مردہ پیدا ہو غسل دیکے کپڑے میں
لپیٹ کر دفن کردیں نماز نہ پڑہیں جس عورت کا خاوند مرے اس عورت پر واجب ہے کہ چار مہینے

[illegible]

اور دس روز تک سوگ کرے یعنی بناؤ سنگار موقوف کرے مہندی چوڑی سرخ زعفرانی کپڑا استعمال
نکرے سر میں تیل آنکھوں میں سرمہ کاجل نہ لگاوے اور خاوند کے گھر کے باہر نہ جاوے ۔
اور جو کوئی کار و بار کرنیوالی ہووے لاچاری کو دن میں باہر جایا کرے اور راتکو اسی گھر میں
رہا کرے ۔ ہر چند دن کا رات کو خطرہ ہو یا گھر ڈہے جاوے یا کوئی زبردستی اسے گھر سے نکالے
لاچاری کو کسی اور گھر میں جا کے سوگ کرے پر صبر سے بیٹھی رہے ۔ پیٹنا چھینا حرام ہے جب
چار ماہ دس روز ہولیں سوگ دور کرے یعنی مہندی اور خوشبو لگاوے اور جو خاوند کے سوا
کوئی اور مر جاوے باپ بھائی یا بیٹا یا اور کوئی تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے واجب نہیں
چاہے کرے چاہے نکرے اور تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام قبرستان میں زیارت کے
واسطے جانا ثواب ہے پر قبروں کو دیکھ کے اپنی موت یاد کرے اور خدا سے اپنے اور مردوں کے واسطے دعا
رحمت اور بخشش کی مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور الھٰکم التکاثر یا اور کچھ کلمہ پڑھ کر اونکو ثواب
بخشے اور قبرستان میں جا کے یہ دعا پڑھے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ
اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ
مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ
اور جو عبادت خدا کے واسطے کرے نماز نفل یا روزہ یا حج یا فقیروں کو کھانا کھلانا یا پانی پلانا
اور اس عبادت کا ثواب مردے کی روح کو بخشے اسے ثواب پہونچتا ہے پر جو نیت اس عبادت کی
خدا کے واسطے نہ کی جیسا بعضے جاہل پیروں کے نام بکرا یا مرغا پال کے نیاز کرتے ہیں ایسی نیاز کچھ
کام کی نہیں ایسی باتوں سے پیر خوش ہوتے ہیں اور یہ لوگ بڑے گنہگار ہوتے ہیں بلکہ ایسے
بکرے یا مرغے کا گوشت بعضے علما نے حرام لکھا ہے خدا مسلمانوں کو ان بلاؤں سے بچاوے
قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اونکے گرد قربان ہونا منت اونکی ماننی اور رشتہ انکی کرنی اور
ان سے دعا مانگنی سخت زبون ہے بلکہ انکے نام پر بیڑیاں یعنی ڈورے ڈالنا بھی برا ہے اور سر ڈال

[illegible]

جو ولی اونکے نام پر کبھی بھی نہایت بُرے یہہ نیت جاہلونکی ہیں حق تعالیٰ نجات دے جسنے
دعا اولیا کے وسیلے سے منظور ہو یوں رکھے یا اللہ میری مراد فلانے ولی کے طفیل سے
اور یوں نہ کہے یا پیر میری مراد بر لاوے اور نیاز یوں کرے یا اللہ میرے بیٹا ہو تو تیرے
نام کا فقیروں کو کھانا کھلاؤں اور ثواب اوسکا فلانے ولی کی روح کو بخشوں یوں کہے یا پیر
تو مجھے بیٹا دیگا تیری نیاز کرونگا ایسی باتیں بہت بری ہیں۔ خدا نیک عمل کی توفیق دے
شب براتکو مردونکی گور پہ چراغ جلانے بلکہ ہر وقت حرام ہیں اولیاء کی گور ہو یا شہید کی ہو
کسی اور کی اور لال تاگے سے یاسن باندھنے مردونکی فاتحہ دینی بیہودہ بات ہے جسکو
فاتحہ دینی منظور ہو کھانا یا پانی خدا کے واسطے محتاجوں کے تئیں دیکے ثواب مردے کو بخشے سے
زیادہ بکھیڑا بیوقوفی ہے۔ اور شب براتکو گھروں کے اندر بہت سے چراغ جلانا اور آتشبازی
چھوڑنا حرام ہے کیونکہ یہ رات بزرگ ہے اس رات عبادت کرے بدعتوں سے بچے

بیان زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا۔ تیسرا رکن اسلام کا زکوٰۃ ہے۔ اور وہ فرض
ہے جو کوئی زکوٰۃ فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جسپر فرض ہے اور ادا نکرے
قیامت کے دن اوسکا مال سانپ ہو کے اوسکے گلے میں طوق ہوگا اور سونا چاندی
دوزخ میں گرم کرکے اونکے بدن پر داغ دینگے۔ زکوٰۃ فرض ہے مسلمان۔ آزاد عاقل
بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہو اور وہ نصاب کاروبار ضروری سے بچ رہا اور
نصاب پر ایک برس پورا گزرے یعنے غلام پر زکوٰۃ نہیں اور لڑکے اور دیوانے کے مال
میں بھی زکوٰۃ فرض ہے اونکی طرف سے والی انکا دیوے اور جسکے پاس مال نصاب سے کم ہو
اوسپر زکوٰۃ نہیں ہے اور جسکے پاس مال نصاب بھر ہو وہ اوتنا یا اوس سے زیادہ قرضدار
ہوا اوسپر زکوٰۃ نہیں اور رہنے کے گھرونمیں پہننے کے کپڑونمیں خدمت کے غلاموں میں سواری کو
جانورونمیں لڑائی کے ہتھیارونمیں کسب کے اوزارونمیں پڑھنے کی کتابونمیں اور جونسی چیزیں
کاروبار میں کام آتی ہیں جیسے تو العاری لگانیکے برتن اونمیں بھی زکوٰۃ نہیں ہے جس مال میں
زکوٰۃ فرض ہے وہ مال تین قسم ہے ایک قسم نقدی یعنی سونا چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا زیور

یا تیرے سونے کے یا چاندی کے ہوں۔ نصاب چاندی کے دو سو درم ہیں جنکی باون تولہ
اور چھ ماشے چاندی ہوتی ہے جسے حق تعالی دے اور کھانے پینے سے اتنی چاندی اس کے پاس
بچے اور برس دن اس پر گذرے چالیسواں حصہ فرض جان کے خدا کی راہ میں دے اور نصاب
سونے کی بیس مثقال ہیں جسکا ساڑھے سات تولے اور چھ ماشے سونا ہوتا ہے جس کے پاس
اتنا سونا کار و بار و ضروری سے بچ رہے اور برس اسپر گذرے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے
نیت زکوٰۃ میں ضروری ہے بغیر نیت کے ادا نہیں ہوتی جسپر زکوٰۃ فرض ہو جس وقت کہ
چالیسواں حصہ جدا کرے اسے زکوٰۃ فرض جان کے جدا کر رکھے اور فقیر کو دے اور جو جدا نہ
کرے جب کسی فقیر کو کچھ دے اس وقت جی میں سمجھ لے کہ زکوٰۃ فرض ادا کرتا ہوں۔ اگر نیت
زکوٰۃ کی نکی اور سارا سامان بانٹ دیا زکوٰۃ سر سے اتر گئی اور جو کچھ مال رکھا اور کچھ فقیر کو دیا
اور نیت زکوٰۃ کی نہ کی بعضے علما نے کہا ہے سارے مال کی زکوٰۃ اسپر لازم ہے۔ اور بعضوں
نے کہا جتنا مال بانٹا اسکی زکوٰۃ سر سے اتر گئی جتنا رہا اسکی زکوٰۃ دے۔ دوسری قسم مال
زکوٰۃ کی یہ ہے کہ سوداگری کے واسطے کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خریدا اور جب ایسے مال پر برس روز
گذرے اسکی قیمت کرے اگر باون تولہ چھ ماشے چاندی یا اس سے زیادہ قیمت اسکی ٹھیرے
چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے تیسری قسم مال زکوٰۃ کی جانور ہیں یعنی اونٹ گائے بکریاں نر
مادہ رلی ملی۔ اگر سارے برس یا آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چگا کریں زکوٰۃ انہیں واجب ہے۔
اونٹ کی زکوٰۃ کے سارے مسئلے بیان نہیں کئے تیس گائے بیلوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ جب
تیس پورے ہوں اور برس روز انپر گذرے ایک تبیعا یعنی پڑیا یا پڑوا ایک برس دن سے زیادہ کا
دو برس سے کم کا دے جب چالیس ہوں ایک مسنا یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کی
پڑیا یا پڑوا دے جب ساٹھ ہوں دو تبیعے دیوے جب ستر ہوں ایک مسنا اور ایک تبیعا جب
اسی ہوں دو مسنے جب نوے ہوں تین تبیعے جب سو ہوں دو تبیعے اور ایک مسنا دیوے اسی
طور سے ہر ایک تیس میں تبیعا اور ہر چالیس میں مسنا دیا کرے۔ گائے بھینس کی زکوٰۃ ایک ہی طور پر
ہے چالیس بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب چالیس پورے ہوں اور برس روز انپر گذرے ایک

بکری دے ایکسو بیس تک جب ایک سو اکیس ہوں دو بکری زکوٰۃ دیوے دو سو تک جب دو سو ایک یا زیادہ
ہو تین بکری دے ایک کم چار سو تک جب چار سو پوری ہوں چار بکری دے پھر ہر سینکڑے میں
ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری کی زکوٰۃ ایک ہی طور ہے زکوٰۃ میں چاہے بکری دے چاہے بکرا دے
چھوٹے بڑے سب جانور گن کے زکوٰۃ دے زکوٰۃ مسلمانوں کو دے کافر کو نہ دے فقیر کو دے
دولتمند کو نہ دے دولتمند وہ ہے کہ مالک نصاب ہو اور نصاب سے کم مال جسکے پاس ہو زکوٰۃ
اسے دینی جائز ہے۔ زکوٰۃ اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد کو نہ دے اور عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی
عورت کو نہ دے اور اپنے غلام باندی کو نہ دے اور زکوٰۃ کا پیسہ سید کو نہ دے سوا زکوٰۃ کے اور کچھ ہو ادب سے
گذرانے اگر چچا بھائی قرابت والے محتاج ہوں زکوٰۃ انکو دینی بہت ہی خوب ہے۔

صدقہ فطر کا - جو شخص مالک نصاب کا ہو عید کے دن صدقہ فطر کا دینا اسپر واجب ہے جتنے
آدمی گھر کے ہوں ہر ایک کی طرف سے دو سیر گندم یا چار سیر جو فقیر کو دیوے عید کی نماز کو جانے
پر اپنی جورو کیطرف سے اور بیٹا اور بیٹی بالغونکی طرف سے دینا ضرور نہیں۔ وہ اپنے پاس سے صدقہ دیں
اگر مالک نصاب کے ہوں پر غلام باندی کیطرف سے دے جسنے صدقہ فطر عید کے دن نہ دیا جب چاہے
دے جب کوئی کسی کے گھر آوے تین دن تک ضیافت اسکی خوشی سے کرنی سنت ہے سوال کرنا
بغیر محتاجی کے حرام ہے جو شخص مالک نصاب کا ہے عید الضحٰے کے دن قربانی اسپر واجب ہے
بکری برس دن کی یا زیادہ کی گائے دو برس کی اونٹ پانچ برس کا زیادہ کا ذبح کرے
اور جو سات آدمی اونٹ یا گائے میں شریک ہوکر قربانی کریں جائز ہے اگر سبکی غرض قربانی کی
ہو قربانی فربہ بے عیب ذبح کرے۔ قربانی عید کی نماز سے پہلے جائز نہیں عید کی نماز سے پیچھے ذبح
کرے۔ تین دن تک ذبح درست ہے۔ دسویں گیارہویں۔ بارہویں اگر تین دن کے اندر قربانی نہ کی جتنی قربانی
یا اوسکی قیمت ہو فقیر کو دے صدقہ فطر کا اور ضحی کا ہر صاحب نصاب پر واجب ہے نصاب بڑھنے
والی ہو یا نہ ہو۔ جیسا کپڑا پہننے سے یا گھر رہنے سے زیادہ ہو اور قیمت اسکی نصاب ہو اور نیت تجارت

[illegible]

ے قدر بیٹھنا فرض نماز اور وتر بیٹھ کے پڑھنے بغیر بیماری کے صحیح نہیں اور سنت اور نفل بیٹھ کے بھی جائز ہے پر کھڑے ہو کے پڑھنا بہت ثواب ہے - یہ تیرہ فرض نماز کے ہیں انمیں سے اگر ایک بھی ترک کرے نماز ٹوٹ جائے پھر کے نماز پڑھے - امام اعظم صاحبؒ کے مذہب میں ایک آیت قرآن کی نماز میں پڑھنی فرض ہے - اور ایک آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہے یا سنت - پر اور اماموں کے مذہب میں الحمد ساری پڑھنی فرض ہے قرأت دو رکعت فرضوں میں فرض ہے اور باقی میں سنت ہے اور وتر اور سنت و نفل جو ہر رکعت میں قرأت فرض ہے -

بیان واجبات نماز - واجب نماز کے چودہ ہیں اول الحمد ساری پڑھنی - دوسرے الحمد کے پیچھے سورت ملی ہوئی پڑھنی تیسرے رکوع سجدوں میں ٹھہرنا چوتھے رکوع کرکے سیدھا کھڑا ہو کے سجدہ کو جانا - پانچویں ایک سجدہ کرکے بیٹھ کے دوسرا سجدہ کرنا - چھٹے درمیان نماز کے التحیات کے لئے بیٹھنا - ساتویں التحیات دونوں قعدوں میں پڑھنی - آٹھویں پکار کر پڑھنا جہاں پکار کے پڑھتے ہیں امام کو اور آہستہ پڑھنا جہاں آہستہ پڑھتے ہیں - نویں السلام علیکم و رحمۃ اللہ نماز کے آخر میں کہنا - دسویں دعائے قنوت وتر میں پڑھنی - گیارہویں چھ چھ تکبیریں دونوں عیدوں کی نماز میں پڑھنی - بارہویں چار رکعت فرض میں سے دو رکعت اول قرأت کے واسطے مقرر کرنا - تیرہویں جو فرض بار بار ہر رکعت میں آتے ہیں انمیں ترتیب رعایت کرنی - اور چودہویں ہر واجب میں ترتیب نگاہ رکھنی - سب چودہ واجب ہوئے - انہیں سے اگر قصد کرکے ایک بھی ترک کریگا نماز جاتی نہیں پر نہایت مکروہ ہوتی ہے اور جانیکے پاس ہو جاتی ہے واجب ہے کہ پھر اس نماز کو پڑھ لے اور جو ان واجبوں میں سے ایک یا زیادہ ایک سے بھول کے ترک کیا اور آخر نماز کے سجدہ سہو کا کیا نماز صحیح ہوئی اور جو سجدہ سہو کا نہ کیا واجب ہے کہ یہ نماز پھر کے پڑھے اور جو پھر کے نماز نہ پڑھی فرض اتر گیا پر واجب کے ترک سے گناہ سر پر رہا اور سجدہ سہو کا یہ ہے کہ جب آخر کی التحیات پڑھ چکے دہنی طرف سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر التحیات اور درود پڑھ کے سلام پھیرے - لازم ہے ہر مسلمان پر کہ الحمد اور کئی سورتیں قرآن کی اور جو چیز کہ نماز کے اندر پڑھی جاتی ہیں خوب صحیح کرکے پڑھے

نہیں تو گنہگار ہوگا۔ بلکہ بعضی غلطیوں سے نماز جاتی رہیگی۔ اگر الحمد سے پہلے بھول کے سورت پڑھ گیا یا ایک آیت پڑھ گیا۔ سجدہ سہو کا واجب ہوگیا۔ جو الحمد کے پیچھے پہلی یا دوسری رکعت میں سورت پڑھنا بھول گیا تو تیسری یا چوتھی میں الحمد کے پیچھے پڑھ لے اور سجدہ سہو کا کرلے۔ امام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور عیدین اور رمضان میں تراویح میں قرأت پکار کے پڑھے ادا پڑھتا ہو یا قضا اگر بھول کے آہستہ پڑھے سجدہ سہو کا کرے اور اکیلا آدمی مختار ہے چاہے ان نمازوں میں پکار کر پڑھے چاہے آہستہ اگر وقت پر پڑھتا ہو پکار کے پڑھنا اچھا ہے اور جو اکیلا قضا پڑھتا ہو آہستہ پڑھے پکارنے کی جائز نہیں اور ظہر اور عصر کی نماز میں اور انکی نفلوں میں آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہیں - اگر دو رکعت پڑھ کے التحیات کے واسطے بیٹھنا بھول گیا جب تلک سیدھا کھڑا نہیں ہوا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا لازم نہیں اور جو سیدھا کھڑا ہوگیا پھر نہ بیٹھے آخر نماز کے سجدہ سہو کا کرے اور جو پھر بیٹھ جائیگا نماز کھوٹ جائیگی اور جو چار رکعت پڑھ کے پانچویں کے واسطے کھڑا ہوا۔ اور التحیات بھول گیا جب تلک پانچویں کا سجدہ نہیں کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا کرکے سلام پھیرے نماز درست ہوئی اور جو پانچویں نماز کا سجدہ کیا فرض باطل ہوئے یہ نماز نفل ہوئی۔ چاہئے التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے۔ سلام دے اب چار رکعت نماز نفل ہوئیں اور ایک رکعت ضائع ہوئی۔ اور جو چاہے پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ کے پوری چھ پڑھ کے سجدہ سہو کا کرکے سلام دے۔ اور جو پانچویں رکعت پڑھ کے چھٹی رکعت اسکے ساتھ ملا کے سجدہ سہو کا کرکے سلام دیگا تو بھی نماز صحیح ہوگی۔ چار فرض دو نفل ہوگئے۔

۱ے کیونکہ فرض کو غیر فرض کے واسطے ترک کیا لیکن صاحب در مختار نے بحر الرائق وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ اگر بیٹھ بھی گیا تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی مگر سجدہ سہو کا لازم ہے ۱۲

بیان سنتوں نماز کا سنت موکدہ نماز میں بارہ ہیں۔ ایک رفع یدین یعنی دونوں ہاتھ کانوں تک شروع کے وقت اٹھانے۔ دوسرے دونوں ہاتھ باندھ کر ثنا پڑھنی۔ تیسرے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا پہلی رکعت میں چوتھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پہلی رکعت میں پڑھنا پانچویں ہر رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا چھٹے تکبیرات انتقالات کی کہنی یعنی اٹھتے بیٹھتے اللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ساتویں رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا۔ آٹھویں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا نویں سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا۔ دسویں التحیات کے پیچھے درود پڑھنا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ گیارھویں اس درود کے پیچھے دعا پڑھنی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ جیسے ہو دعا یاد آوے کوئی اور دعا قرآن سے یا حدیث سے یاد کر کے درود کے پیچھے پڑھے۔ بارھویں الحمد کے پیچھے آمین کہنا۔ یہ بارہ سنتیں موکدہ نماز میں ہیں ان کے سوا اور بعضی چیزیں کتابوں میں سنت لکھی ہیں اور بعضی میں مستحب۔ اگر یہ ساری سنت نماز میں بجا لایا نماز کامل ہوئی اور جو ان میں سے کوئی سنت ترک کرے نماز صحیح ہے پر مکروہ ہوتی ہے یعنی ثواب کم ہو جاتا ہے۔ نماز سنت و نفل اس لئے مقرر ہوئی کہ جو فرض نماز میں کچھ نقصان یا خلل ہوا ہو قیامت کے دن سنت اور نفل سے پوری کر دیں اور اس شخص کی نجات ہو اس لئے ہر انسان پر لازم ہے کہ فرضوں کے ادا کرنے میں بہت کوشش کرے سب کاروبار چھوڑ کے فرض ادا کرے اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا بیماری سے نماز پڑھنی مشکل پڑے یا سفر میں قافلہ جاتا ہو فرض کو ادا کرے باقی نماز کی اگر فرصت ملے تو اسے بھی پڑھ لے۔ ورنہ خبر قیامت کے دن فرضوں کے ترک سے بڑا عذاب ہوگا۔ اور واجب کے ترک سے بھی عذاب ہوگا پر فرض سے کم۔ اور سنت کے ترک سے

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

قیامت کے دن اسپر غصہ کریں گے جیسے کیں گے پر عذاب سخت نہ کریں گے اور مستحب نفل کے ترک کرنیوالے بڑے درجوں سے محروم رہیں گے جماعت سے نماز پڑھنی سنت مؤکدہ ہے بلکہ بعض علمانے واجب کہا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ جماعت کا بہت خیال رکھے اگر جماعت سے ایک نماز پڑھیگا ستائیس نمازوں کا ثواب پاویگا اور فرض نماز مسجد میں پڑھے اگر گھر میں یا دوکان میں پڑھیگا ایک نماز کا ثواب ملیگا اور جو محلے کی مسجد میں پڑھیگا پچیس نمازوں کا ثواب ملیگا۔ اور جو رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی مسجد میں پڑھیگا ۵ ہزار نماز کا ثواب ملیگا اور جو کعبہ شریف کی مسجد میں پڑھیگا لاکھ نماز کا ثواب ملیگا

امامت ایسا آدمی کرے کہ ساری جماعت کے لوگوں میں علم دین کا زیادہ رکھتا ہو اور قرآن شریف خوب صحیح پڑھتا ہو اگر جاہل امام ہوگا اپنی اور تمام مقتدیوں کی نماز کھو دیگا۔ جس شخص کے مذہب میں خلل ہو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور نماز فاسق کے پیچھے بھی مکروہ ہے فاسق وہ ہے کہ گناہ کبیرہ جس نے کیا یا صغیرہ پر خو پکڑی۔ ہمیشہ کیا کرتا ہے لڑکے نابالغ کے پیچھے نماز صحیح نہیں پر تراویح کو بعضے علماء نے جائز رکھا ہے اور بعضوں نے ناجائز۔ اگر امام بیماری سے بیٹھ کے نماز پڑھے اور مقتدی کھڑے یا امام عذر سے تیمم کرے اور مقتدی وضو کرکے پڑھیں یہ جائز ہے اور نماز سب کی صحیح ہے۔ ساری صف کے پیچھے جدا ہو کے ایک آدمی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے اور بہت برا ہے۔ سنت یوں ہے کہ جبتک صف اول ساری بھر نہ لے پیچھے کوئی کھڑا نہ ہو اور جو صف اول میں جگہ نہ رہے چاہئے کہ ایک آدمی صف سے نکل کر پچھلے کے پاس آکے دو ہو جائیں اوسے اکیلا نہ چھوڑیں مقتدی سب کندھے سے کندھا ملا کر برابر کھڑے ہوں بیچ میں جگہ نہ چھوڑیں اور پاؤں آگے پیچھے کر کے صف کو ننگا نہ کریں کہ بہت برا ہے۔ **اذان کہنی** - فرضوں کیلئے سنت ہے وقت پر پڑھے یا قضا ہو اور مسافر جنگل میں بھی اذان کہہ کے نماز پڑھے اور چاہئے کہ اقامت کہے جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر سننے والا بھی اسکے پیچھے کہے جب وہ کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ یہ بھی یہی کہے جب وہ کہے اشہد ان محمد رسول اللہ یہ بھی یہی کہے جب کہے حی علی الصلوٰۃ

یہ کہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ جب کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح یہ کہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ جب کہے
اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یہی کہے جو کوئی بعد اذان کلمہ شہادت پڑھکے یہ دعا پڑھے
اَللّٰہُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِالْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ
الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ حق تعالے اُسکے گناہ بخشے اور حضرت اُس کی شفاعت کریں
جس طور پر جواب اذان کا اسی طور پر جواب اقامت کا ہے پر جب مکبر کہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ
تو یہ کہے اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا اذان کے پیچھے دعا کرے جو چاہے اُمید قبول کی ہے۔ اذان
سُن کے نماز کیواسطے آہستہ آہستہ چل کے آوے دوڑ کر نہ چلے کہ بُرا ہے اور جماعت کیواسطے
بھی دوڑ کے نہ چلے اگر انسان چاہے کہ جید نماز پڑھے ایسے طور سے کہ جس میں فرض واجب مستحب سب ادا
ہوں اور مکروہات سے خالی ہو وہ یوں ہے کہ اذان کہے اور اُسکے پیچھے اقامت یعنی تکبیر ہو
اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کیوقت امام اُٹھے اور دل کو خدا کی طرف متوجہ کر کے نیت کرے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ
کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کے اللہ اکبر کہے اور مقتدی امام کے پیچھے اللہ اکبر
کہیں اور عورت مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھاوے اور دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر مرد ناف سے
نیچے اور عورت چھاتی پر باندھے امام اعظم رح کے مذہب میں اور علماء کے مذہب میں مرد
چھاتی پر باندھے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ سب نمازی آہستہ پڑھیں۔ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا پھر
امام اور اکیلا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ پڑھیں مقتدی کچھ نہ
پڑھیں امام اور منفرد الحمد پڑھے پھر سارے نمازی آمین آہستہ کہیں امام اعظم رح کے مذہب
میں مگر مقتدی جبکہ امام کی الحمد سُنے پھر امام اور اکیلا سورت پڑھے اور مقتدی چپ ہو کر
سنا کریں جب قرأت پڑھ چکے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور مقتدی امام سے پیچھے رکوع
کریں اور انگلیاں دونوں ہاتھوں کی کشادہ کر کے دونوں گھٹنے مضبوط کر کے پکڑیں اور دونوں
ہاتھ سیدھے رکھیں جیسے کمان کا چلہ اور سر کمر سرین ہموار برابر رہے۔ سر اونچا اور نیچا نہ ہو
اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین بار یا پانچ یا سات بار کہیں۔ پھر امام پیچھے اُسکے مقتدی سر اُٹھا کے
سمع

سیدھے کھڑے ہوں۔ امام سر اٹھانے کے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا لک الحمد کہے اور اکیلا نمازی دونوں کہے۔ اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں کہے بہت علماء کا اسی پر عمل ہے جب قومہ پورا کر لیں اول امام پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جاویں پہلے زمین پر گھٹنے پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کے قبلے کی طرف کرکے برابر کانوں کے رکھیں اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو زانوں سے اور پنڈلی کو اور بانہوں کو مرد زمین سے دور رکھیں اور عورت ان سب کو ملا کے اور سبحان ربی الاعلی تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہیں پھر امام کے پیچھے اس کے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھا کے چین و تسلی سے بیٹھ کے پڑھیں اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی اور جو سارے کلمے نہ پڑھ سکے ایک یا دو کلمے پڑھے غنیمت ہے پھر امام کے پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں تین بار یا پانچ بار یا سات بار سبحان ربی الاعلی کہیں پھر امام پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت کیواسطے اٹھیں پہلے ماتھا پھر ناک پھر دونوں گھٹنے اٹھا کے کھڑے ہو جس طور پہلی رکعت پڑھی تھی دوسری رکعت بھی پڑھیں سبحانک اللھم اور اعوذ باللہ نہ پڑھیں جب دوسری رکعت پڑھ لیں داہنا پاؤں کھڑا کرکے انگلیاں اسکی قبلے کی طرف کریں۔ اور بایاں پاؤں بچھا کے اسکے اوپر بیٹھیں اور انگلیاں دونوں ہاتھ کی قبلے کیطرف کرکے دونوں زانوں پر رکھ کے التحیات پڑھیں اگر نماز دوگانہ ہے درود و دعا التحیات کے پیچھے پڑھ کے دونوں طرف سلام دیں۔ اکیلا نمازی سلام کیوقت جی میں یوں نیت کرے کہ سلام دونوں طرف کے فرشتوں کو کرتا ہوں اور امام یوں نیت کرے کہ سلام مقتدیوں کو اور فرشتوں کو کرتا ہوں اور مقتدی یوں سمجھے کہ سلام امام کو اور ادھر ادھر کے مقتدیوں کو اور فرشتوں کو کرتا ہوں۔ اور التحیات کیواسطے اس طرح پر عورت بیٹھے کہ دونوں پاؤں داہنی طرف سے نکالدے اور بائیں سرین پر بیٹھ جائے اور جو نماز تین یا چار رکعت کی ہے دو رکعت کے پیچھے التحیات پڑھ کے کھڑا ہو کے تیسری یا چوتھی رکعت نری الحمد سے پڑھ کے آخری التحیات کے پیچھے درود و دعا پڑھ کے

سلام دے نمازی نماز میں سیدھا کھڑا رہے اور بوجھ دونوں پاؤں پر برابر رکھے اور دونوں کے
بیچ چار انگل کھلا رکھے بہت چوڑا اور بہت تنگ نکرے اور نظر سجدے کی جگہ پر رکھے ادہر ادہر
نہ دیکھے اور امام کی متابعت ہر بات میں کرے یعنے رکوع یا قومہ یا سجدہ یا جلسہ میں امام
سے جلدی نہ کرے کہ بہت گناہ ہے اور جو کوئی امام سے جلدی کریگا سر اسکا گدہے کا سا ہوگا
اور قومہ جلسہ کو خوب ادا کرے نہیں تو بڑا گنہگار ہوگا بلکہ خدا کے چوروں میں لکھا جائیگا۔
اور نمازی کو لائق ہے کہ نماز میں دل خدا کی طرف متوجہ رکھے ادہر ادہر نہ لیجاوے کہ بہت برا ہے
اور جو خدا توفیق دے بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایکبار اور سبحان اللہ تینتیس اور تینتیس بار الحمد للہ
اور چونتیس بار اللہ اکبر اور ایکبار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی
و یمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر ایکبار پڑھے اور خوب دل سے دعا مانگے اور
وظیفہ اور دعائیں حدیث شریف میں بہت ہیں جو چاہے پڑھے جو کوئی امام کو رکوع میں
پاوے تکبیر تحریمہ کہکے کھڑا ہوکے اللہ اکبر کہکے دوسری بار اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں شریک ہو
جاوے اور جو کھڑا ہوکے ایکبار اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا تو بھی نماز میں داخل ہوا اور نماز صحیح
ہوئی۔ پر بعضے علماء نے جبتک دو مرتبہ اللہ اکبر نہ کہے صحیح نہیں رکھا ہے اور جو نیت کرکے اللہ اکبر
جھکتے رکوع کے نزدیک ہوکے کہا نماز صحیح نہوئی سب علماء کے مذہب میں اگر فرض
نماز قضا ہوا اور دوسری نماز کا وقت آوے یا وتر قضا ہوا اور فجر کی نماز کا وقت آوے واجب
ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھ کے پیچھے اسکے ادا پڑھے اور دو چار نمازیں قضا ہوں تو واجب ہے کہ ترتیب
سے پڑھے یعنی پہلے صبح کی پھر ظہر کی اسی طور آخر تک اگر ایک نماز قضا ہوا اور اسکی یاد پر دوسرے
وقت کی پڑھے ادا نماز صحیح نہوئی۔ اگر قضا نماز یاد ہے اور وقت ادا کا تنگ ہے کہ دونوں نمازیں
نہیں پڑھ سکتا تو چاہیے کہ اول نماز ادا پڑھے پیچھے اس کے قضا پڑھے اور جو قضا نماز بھول گیا
اور ادا پڑھ لی تو بھی جائز ہے بعد اس کے پڑھ لے اور جو کسی شخص نے چھ نمازیں قضا

لیکن اب ساتویں اس کی یاد پھر پڑھنی جائز ہے جب ان چھوٹکو پڑھ چکے گا پھر صاحب
ترتیب ہوجائے گا۔ اگر بعد اسکے ایک یا دو یا تین بار یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوں
پہلے اُن کو پڑھ کے تب وقت کی نماز پڑھیگا اور جو چھ قضا ہوئیں پھر ترتیب ساقط ہوئی پھر
جب ان چھوٹکو پڑھ لیا صاحب ترتیب ہوگیا۔ اگر نمازی نماز کے اندر کچھ بات بول اٹھے
جان کے یا بھول کے یا کسی کو سلام کرے یا جواب سلام کا دے زبان سے یا کھاوے یا پیوے
آواز کرے روے درد مصیبت سے یا اوہ آہ کرے یا اُخ اُخ یا کھانسنے یا چھینکنے والے کو کہے کہ
یرحمکم اللہ یا کسی نے اپنی خبر نیک یا خوشی کی بات کہی اور اُس نے اسے جواب میں کہا سبحٰن
اللہ یا الحمد للہ یا کسی نے اپنے غم مصیبت کی بات سُنی اُسکے جواب میں کہا لاحول ولا قوۃ الا
باللہ یا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یا نماز میں قرآن ایسا غلط پڑھا جس سے معنی اور
ہوگئے یا اپنے امام کے سوا کسی اور کو غلطی بتائی یا نماز میں قرآن بھول گیا اور اپنے مقتدی کے
سوا کسی اور کے بتانے سے لقمہ لے لیا یا نجاست پر سجدہ کیا یا قبلے کی طرف سے چھاتی اسکی
پھری یا نماز میں کوئی فرض بے عذر ترک کیا یا سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھالئے
یا نماز میں قرآن دیکھ کے پڑھا یا نماز میں امام کے آگے کھڑا ہوگیا نماز اس کی ان سب صورتوں
میں باطل ہوئی یعنے ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑھے اور جو نماز کے اندر عمل کثیر کیا نماز ٹوٹی
عمل کثیر وہ ہے کہ جو کام دونوں ہاتھوں سے ہوا کرتا ہے اگر نمازی نے اُسی کام کو دونوں
ہاتھوں سے کیا یا ایک ہاتھ سے کیا نماز ٹوٹی۔ اگر نماز میں مسکرایا بغیر آواز کے نہ وضو جاتا نہ نماز
اور جو آواز سے ہنسا پر اُسی نے سنا غیر نے نہ سنا ایسی ہنسی سے نماز جاتی ہے پر وضو میں خلل
نہیں ہوتا اور جو کھل کھلا کے ہنسا اور غیروں نے سنا وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی اگر قصد کرکے
وضو توڑے نماز فاسد ہوئی۔ اگر تین بار ایک رکن کے اندر نماز میں بدن کھجلایا نماز فاسد ہوئی
مکروہات نماز کے بہت ہیں بعضے ضروری بیان ہوتے ہیں۔ اگر واجب نماز کا ترک کیا نماز

بیان مکروہات نماز

۱ یعنی درد و مصیبت ۲ دنیا کا [illegible] یعنی بھول کر [illegible] [illegible] [illegible] ۳ [illegible] [illegible] ۱۲

گی نہ ہوا اُسپر زکوٰۃ فرض ہوگی ۔ جب نیت تجارت کی اُسمیں ہوگی اور برس بھی اُسپر گذر لیگا ۔

بیان روزہ رمضان کا

جو تھا رکن اسلام کا روزے رمضان شریف کے ہیں ۔ جو کوئی فرض نجانے وہ کافر ہے اور جسپر فرض ہوں اور نہ رکھے بڑا گنہگار ہے نیت روزی میں فرض ہے بغیر نیت کے صحیح نہیں ہے ہر رات نیت کیا کرے ۔ وقت نیت کا ساری رات ہے صبح کی نماز سے پہلے سب علماء کے مذہب میں لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک جیسے روزے کی رات میں نہ کی دن میں دوپہر سے پہلے کرے اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو اور دوپہر سے پیچھے نیت کسی کے مذہب میں صحیح نہیں ہے اگر کسی نے چاند رمضان شریف کا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی نے اسکی بات پر اعتبار نہ کیا اور شہر والونکو روزے کا حکم نہ کیا اُس چاند دیکھنے والے پر روزہ رکھنا واجب ہوا اور جو عید کا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی نے اُسکے کہنے سے عید نہ کی اُس شخص کو روزہ افطار کرنا جائز نہیں بلکہ سب مسلمانوں کے ساتھ عید کرے ۔ اور جو دونوں صورتوں میں اُس نے روزہ نہ رکھا یا ایک میں نہ رکھا قضا اُس روزہ کی اُسپر واجب ہے پر کفارہ واجب نہیں ہے جسنے رمضان کے روزے میں قصد کرکے کھایا یا پیا غذا یا دوا یا جماع قصداً کیا روزہ اُسکا ٹوٹا اور اُس پر قضا اُس روزے کی واجب ہوئی اور کفارہ یعنی گنہگاری بھی واجب ہوئی ۔ ایک بردہ آزاد کرے اور جو بردہ میسر نہو دو مہینے یکلخت روزے رکھے اگر کوئی روزہ دو مہینے کے اندر عذر سے یا بغیر عذر کے ٹوٹ گیا پہر نئے سرے دو مہینے کے روزے رکھے پر جو عورت نے حیض و نفاس کے عذر سے دو مہینے کے اندر کوئی روزہ کھایا تو مضائقہ نہیں اور جو روزہ رکھنے کی طاقت نہو ساٹھ فقیروں کو کھانا دیوے ایک ایک کو اتنا دیوے جتنا صدقہ فطر میں دیتا ہے اور جو رمضان کی سوائے کوئی اور روزہ رکھے اور توڑ دیوے تو کفارت نہیں ہوتی بلکہ قضا واجب ہے اور جو رمضان کا روزہ خطا سے توڑا یعنی کلی کرتے ہوئے بے قصد حلق میں پانی اُتر گیا یا کسی نے اُسے گرا کے زور سے حلق میں پانی یا اور کچھ ڈالدیا یا کان میں یا ناک میں دارو ڈالدی یا جو چیز دوا غذا نہیں جیسے کنکر مٹی لکڑی کھائی قصد کر کے یا قصد بغیر کے تھی کی یا رات خیال کرکے کھانا سحری کا کھایا پیچھے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی بلکہ صبح

در مختار میں لکھا ہے کہ اگر نفاس کے عذر سے روزہ کہائے تو بھی پہر سے سرے سے دو مہینے کے روزے رکھے واللہ اعلم

[illegible]

صادق ہوگئی تھی یا اسنے خیال کیا کہ دن آخر ہوگیا ہے اور افطار کا وقت ہوگیا یہ بات دھیان کرکے روزہ کھولا پیچھے دن نکل آیا یا سوتے آدمی کے حلق میں پانی جا پڑا۔ ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹا اور قضا اسکی واجب ہوئی پر کفارہ واجب نہیں اور جو روزے کو بھول گیا اور بھول کر کھایا پانی پیا یا جماع کیا یا غسل کی حاجت ہوئی یا بدن پر تیل ملا یا آنکھوں میں سرمہ لگایا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ روزے میں غیبت یعنی کسی کا گلہ کرنا اور کسی کو گالی دینا اور برا کہنا نہایت بد ہے ثواب روزے کا جاتا رہتا ہے بلکہ روزہ دار کو لائق ہے کہ روزہ کو پاک اور صاف رکھے اور حلال چیز سے افطار کرے اور عبادت میں مشغول رہے جھوٹ و غائبت موقوف کرکے اس مہینے مبارک کو غنیمت سمجھے ایک عبادت اس ماہ کی ستر ماہ کے برابر ہے فقیر غریب کی خدمت غنیمت جانے اور صدقہ فطر کا عید کے دن نہایت خوشی سے ادا کرے کہ روزے اسکے مقبول ہوں اور مسافر کو روزہ رمضان کا کھانا جائز ہے اور جو روزہ رکھیں تو بھی جائز ہے پر جو روزہ رکھنے میں مرنے کا اندیشہ ہو روزہ رکھنا گناہ ہے جس مریض مسافر نے روزے رمضان کے کھائے تھے اور وہ اسی مرض میں مر گیا یا سفر میں مر گیا گنہگار نہیں اور جو بیمار چنگا ہوکے مر گیا یا مسافر مقیم ہوکے مر اتنے دن چنگا ہوکے جیتا رہا یا مسافر مقیم ہوکے جیتا رہا استے دنوں کی قضا واجب ہوئی جیسے دس روزے بیماری یا سفر میں کھائے پھر اچھا ہوکے یا مقیم ہوکے پانچ دن جیا اب اسپر پانچ روزے قضا واجب ہوئی۔ اگر قضا کی وارث پر واجب ہے کہ روزے کے بدلے دو سیر گندم یا چار سیر جو فقیروں کو دے پر دینا وارث پر جب لازم ہے کہ مردہ کہہ مرا ہو اور بغیر کہے وارث نے اگر دیا تو بھی صحیح ہے قضا رمضان کی چاہے یکسالخت رکھے چاہے فرق سے رکھے لیکن کفارہ ایک لخت واجب ہے جو شخص نہایت بڈھا ہو اور طاقت روزہ کی نہ رہے روزہ نہ رکھے اور عوض ہر روزے کے برابر صدقہ فقیروں کو دے پھر طاقت اگر روزے کی آجائے ان روزوں کو قضا کرے جو عورت حمل سے ہو یا دودھ پلاتی ہو۔ اگر روزہ رکھنے سے اسکے بچے کو ایذا ہو روزہ کھاوے اور قضا روزے کی اسپر واجب ہے جو عورت حیض نفاس والی روزہ کھاوے جب

پاک ہو قضا اسکی کرے۔ جو کوئی عید الضحیٰ کے عرفے کے دن روزہ رکھے ایک برس اگلے اور ایک برس پچھلے کے گناہ بخشے جاویں اور روزہ عاشورہ کا رکھے ایک برس کے گناہ بخشے جاویں جیسے نماز سوائے خدا کے کسی کے واسطے پڑھنی جائز نہیں ایسے روزہ بھی کسی اور کا رکھنا جائز نہیں۔

بیان حج کا

پانچواں رکن اسلام کا حج ہے جسے حق تعالیٰ خرچ راہ اور سواری دے اور راہ میں امن ہو حج اُسپر فرض ہے جو کوئی حج کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جسپر فرض ہو اور نہ کرے وہ فاسق یعنی بڑا گنہگار ہے۔ حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے جب خدا اسباب میسر کرے اسوقت معلوم کرلے اس واسطے باقی مسئلے بیان نہ کئے جیسے ارکان اسلام کے بجالانے فرض ہیں گناہوں سے دور رہنا بھی فرض ہے۔ گناہ بعضے کبیرہ ہیں یعنی بڑے ان کے کرنے سے عذاب ہوگا۔ اگر توبہ نہ کرے اور بعضے صغیرہ ہیں انکے کرنے سے بھی عذاب ہوگا پر تھوڑا۔ اب بعضے کبیرہ بیان کرتا ہوں (۱) شرک خدا سے کرنا (۲) ناحق خون کرنا (۳) ماں باپ کو ایذا دینا (۴) عورت سے زنا (۵) یتیموں کا مال کھانا (۶) کسی عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی لگانا (۷) دو چند کافر کی جنگ سے بھاگنا (۸) شراب پینا (۹) ظلم کرنا ناحق (۱۰) کسی کو پیچھے بدی سے یاد کرنا (۱۱) کسی کے حق میں بدگمان کرنا (۱۲) اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا (۱۳) خدا سے خوف نہ کرنا (۱۴) خدا کی رحمت سے نا امید ہونا (۱۵) کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا (۱۶) ہمسائے کی جورو بیٹی پر نظر بد کرنا (۱۷) کسی کی امانت میں خیانت کرنا (۱۸) خدا کا فرض ترک کرنا (۱۹) قرآن شریف پڑھ کے بھلانا (۲۰) شہادت حق کی چھپانا (۲۱) شہادت جھوٹی دینا جھوٹ بولنا خصوصاً جھوٹی قسم کھانا جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے (۲۲) خدا کے نام کے سوا اور کسی کی قسم کھانا (۲۳) سجدہ کسیکو سوائے خدا کے کرنا (۲۴) قرآن کی مجلس میں اور کسی کام میں مشغول ہونا (۲۵) جمعے کی نماز ترک کرنا (۲۶) ہمیشہ جماعت ترک کرنا (۲۷) مسلمانوں کو کافر کہنا (۲۸) کسی کا گلہ سننا (۲۹) چوری کرنا (۳۰) ظالموں کی خوشامد کرنا (۳۱) بیاج کھانا (۳۲) قضا ناحق فیصل کرنا (۳۳) سودا لینے دینے کم تولنا (۳۴) مول چکا کے پیچھے زبردستی

سے کم دام دینا (۳۵) لڑکوں سے برا کام کرنا (۳۶) حیض کی حالت میں اپنی جورو یا باندی
سے صحبت کرنا (۳۷) اناج کی گرانی سے خوش ہونا (۳۸) کسی عورت کے پاس خلوت میں
بیٹھنا (۳۹) جانوروں سے جماع کرنا (۴۰) جوا کھیلنا (۴۱) کافروں کی رسمیں پسند کرنا (۴۲)
نجوم کی باتوں کو سچا جاننا (۴۳) دعوے اپنی عبادت یا تقوی کا کرنا (۴۴) مردے پر بیٹھنا (۴۵)
پکار کے رونا (۴۶) کھانیکو برا کہنا (۴۷) ناچ دیکھنا (۴۸) راگ باجوں سے سننا (۴۹)
عبادت لوگوں کے دکھلانے کو کرنا (۵۰) کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا (۵۱) نصیحت
قدرت ہوتے پر ترک کرنا (۵۲) کسی سے مسخری کر کے بے حرمت کرنا۔ گناہ انکے سوا اور بہت ہیں
غرض سب گناہوں سے دور رہے اور توبہ کرتا رہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان
وہ شخص ہے کہ جسکی زبان سے اور ہاتھ سے کسیکو ایذا نہو انسان کو لازم ہے اور لائق یوں
ہے کہ اپنے تئیں لحاظ کر کے سب سے برا آپکو جانے اور کسی کو برا نہ سمجھے اور کسی کا عیب تلاش
نکرے پھر بغیر تلاش اگر کسی کا عیب معلوم ہوجاتے ملائمت سے اسے نصیحت کرے جہاں نصیحت
نکرے اور رسوا نہ کرے حق تعالی نیک عمل کی توفیق دے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
اور سلام ہووے اوپر رسول اپنے کے کہ محمد ہیں اور اولاد انکی کے اور دوستوں
محمد کے سب پر ساتھ بخشش تیری کے اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑا رحم کرنے والا

تمت باب

فصل

اب جاننا چاہئے کہ جب بندہ اپنے مالک کے فرضوں ادا ہوچکا تو اسوقت میں بقدر فرصت
کچھ تھوڑا کچھ وظیفہ بھی پڑھ لیا کرے کہ واسطے کشائش امور دین و دنیا کے نہایت مفید ہے میں پانچوں
وقت کے وظیفہ میں ایک ایک کلمہ یہاں بیان کرتا ہوں اگر زیادہ نہوسکے تو ان کلموں سے ہرگز کبھی

غفلت نہ کرے۔ اور ذخیرہ عاقبت کا اپنی تھوڑی فرصت میں حاصل کر لے یہ وظیفے بعد نماز پنجگانہ کے مقرری ہیں۔ اس کے پڑھنے سے ثواب عقبیٰ اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہے اسی واسطے اس جگہ پر لکھدیا ہے اور یہ وظیفے بہت مستند ہیں۔ کلام مجید اور حدیث شریف سے سو ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ اس ثواب سے محروم نہ رہے اور اسکے فائدے علما و فضلا سے دریافت کریوے۔ اس جگہ اسناد لکھنے کی گنجائش نہیں۔

فائدہ بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کہے اگر اسدن مریگا تو اللہ تعالیٰ بچاوے گا اسکو آتش دوزخ سے اور جو مغرب کے وقت سات مرتبہ اسی کلمہ کو پڑھے اُس رات کو نجات پاوے آتش دوزخ سے یہ حدیث ابن حبان میں ہے۔

فائدہ بعد ہر نماز کے آیۃ الکرسی ایکبار اور ہر چہار قل ایک ایکبار پڑھنا نجات دیتا ہے عذاب دوزخ سے ایک نماز سے دوسری نماز تک اس کا پڑھنے والا اگر اس میان مریگا تو جنتی ہوگا اسی طرح ہر نماز سے ہر نماز تک اور اس کے فائدے بہت ہیں کسی وعظ میں کسی عالم سے سن لینا چاہیئے۔

فائدہ بعد نماز فجر کے سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے عقبیٰ کے عذاب سے نجات پاوے اور دنیا میں رزق کی کشائش حاصل ہو اور بعد نماز ظہر کے پانسو بار حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے اگر فرصت کم ہو پچیس مرتبہ ضرور پڑھ لے اور بعد نماز عصر کے تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پڑھے کہ واسطے کشائش امور دینی اور دنیوی کے بہت فائدہ مند ہے اور حضرت نے اپنی صاحبزادی کو تعلیم فرمایا تھا اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر اور بعد نماز مغرب کے سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہے جو شخص ستر ہزار مرتبہ اپنی عمر بھر میں اسکو پڑھیگا بیشک جنتی ہوگا اور اگر ماں باپ یا عزیز اقربا یا دوست آشنا کیواسطے ایکدفعہ بھی ستر ہزار کلمہ پڑھکے بخشے گا وہ شخص بیشک جنتی ہو جاویگا اور

بعد نماز عشاء کے سو بار درود پڑھے اور درود کی بہت قسمیں ہیں۔ ایک قسم اختیار کرے
چاہیے یہی پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا
صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ
بعد اس کے سورہ تبارک الذی واسطے رفاہیت عذاب قبر کے پڑھا کرے آگے اس کے
جو توفیق عبادت کی اللہ تعالیٰ زیادہ دے زیادہ پڑھے لیکن اتنا ہر مسلمان کو چاہیے کہ
پڑھا کرے اور اسکے ثواب سے کہ بہت بڑا ہے محروم نہ رہے

طریقہ نکاح

نکاح پڑھانے والا قبل نکاح پڑھنے کے سامنے ناکح کے بیٹھکر خطبہ بآواز بلند پڑھے
خطبہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ
فِي النَّارِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ
اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا نَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ
رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ
بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا
فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ
خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَ
الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي

بعد اس کے یہ خطبہ پڑھنے والا کہ ولی دولہن کا ہو یا وکیل دولہا سے کہے کہ نکاح میں تیرا ساتھ فلانی عورت یا مؤکلہ اپنی کے کہ فلانی بیٹی فلان کی ہے کر دیا اتنے مہر پر اور دولہا کہے میں نے قبول کیا نکاح اس عورت کا یا مؤکلہ تیری کا کہ یہ ہے مہر پر اور بجائے فلانی کے نام دولہن کا اور بجائے فلان کے نام دولہن کے باپ کا لیوے اور تعیین مہر کی صاف بیان کرے اور ان الفاظ کو چپکے چپکے نہ کہے جیسا کہ اکثر ناواقف کرتے ہیں اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے دعائے برکت واسطے دولہا دولہن کے کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا وَعَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ اور اگر کوئی اجنبی با اجازت ولی یا وکیل دولہن کے حسب مسطور نکاح پڑھا وے تو بھی درست ہے۔

فَلَيْسَ مِنِّي وَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُبَاهٍ بِكُمُ الْأُمَمَ

تمام شد

کتبہ احقر الزمن احمد سعید شاہجہانپوری

[illegible]

نایاب وقابل دید کتابیں

تازہ خوشخبری خزانۂ لغت یعنی ہشت زبان کا عجیب مجموعہ لغت عربی فارسی وترکی وغیرہ کتب درسیہ کا یہ کتاب لغت منتخب مجموعہ عین غیاث اللغات و منتخب اللغت و مصطلحات وغیرہ مجموعہ اردو لغت میں اول قدم کش کو ہر طرح دیکھنے کا ارادہ ہے یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے حصہ اول میں کتب درسیہ فارسی و عربی وغیرہ الفاظ عام فہم اردو زبان میں دیے ہیں۔ دوسرے حصہ میں اردو فارسی الفاظ درج کر کے فارسی و عربی ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ طالب علموں و عام لوگوں کو آسانی حاصل

ت	ر	س	ع	عب	ف	ہ	ی
ترکی	رومی	سریانی	عربی	عبرانی	فارسی	ہندی	یونانی
ت	ج	ف	ف	المر	جمع	علم	ہم
اسم تفضیل	اسم حالیہ	اسم ظرف	اسم فاعل	اسم آلہ	اسم مفعول	فاعل مختصر	صفت مشبہ

نمونہ اول کتاب کے شروع میں نقشہ بالا دیا ہے جس سے عام فہم بڑی ہی آسانی سے کام لے سکتے ہیں قیمت رفاہ عام کی غرض سے دو روپیہ کی بجائے ایک روپیہ کر دی گئی ہے۔

انگلش ٹیچر۔ اس کتاب نے صرف تھوڑے عرصہ میں اپنی خوبیوں کی وجہ سے بہت بڑی شہرت حاصل کر لی اسکی جانچ سررشتہ تعلیم کے بڑے بڑے افسران نے کی ہے جسقدر کتابیں انگلش ٹیچر کے نام کی انکے ملاحظہ گذری ہیں وہ باتیں ایک شائق صاحب کا انگلش ٹیچر سب سے عمدہ ہے اس کتاب میں وہ باتیں جو انگریزی زبان سیکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ یعنی حروف کی آوازیں و علاوہ حروف سے لفظ بنانا۔ جملے بنانا ترجمہ کرنا الفاظ کی صحیح املا وغیرہ شامل کرنا خط و کتابت کرنا۔ انگریزی گرامر ایسے عمدہ طور سے سمجھائی گئی ہے کہ جو کسی دوسرے انگلش ٹیچر میں نہیں سمجھائی گئی۔ قیمت ایک روپیہ

تذکرۃ المشاہیر اردو۔ فارسی کی دوسری کتاب میں اکثر مضامین ایسے اصحاب کا ذکر آیا کرتا ہے اور جبتک انکا تاریخی حال معلوم نہیں ہوتا وہ مقام اچھی طرح سے ذہن نشین نہیں ہوتا اور طلبا کو نہایت ضروری ہے کہ ان مصنفوں اور شاعروں کا حال تاریخی جانیں جنکی کتب مصنفہ پڑھتے ہیں کیونکہ یہ سوال بھی امتحان میں ضروری سمجھا جاتا ہے اس کتاب کا سبق یاد رکھنا ضروری ہے اس میں ترتیب حروف تہجی تمام مشہور انبیا اولیا علما و حکما و شعراء کے تذکرہ موجود ہیں قیمت چار آنے (۴؍)

قصۂ ممتاز۔ یہ قصہ عجیب قصہ ہے جو حکیم محسن محمد شاہی حکیم دہلوی نے لکھا ہے جو اخلاق کو درست کرنے والا عقل سلیم کا مددگار استاد اور تعصب کے پڑھنے سے فضول وقت ضائع ہوتا ہے اس قصہ کے پڑھنے سے حصول علم و دانشمندی و درستی اخلاق حاصل ہوتا ہے نام کو قصہ ہے مگر نصیحت آمیز پیرایہ میں خوب لکھا ہے قیمت (۸؍)

مکمل قصہ طوطا مینا۔ ساتوں جلدیں جو علیحدہ علیحدہ چھپا کرتی تھیں اب یکجا ساتوں جلدیں مسلسل کاغذ سفید پر چھپا کر تیار کیا گیا ہے یہ قصہ قدیمی ہے لیکن مصنف صاحب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے سلیس اردو میں تیار کیا ہے قیمت آٹھ آنہ (۸؍)

المشتہر شیخ محمد ذکر الرحمٰن و محمد فضل الرحمٰن مالک کتبخانہ رحیمیہ بیرون کابلی دروازہ دہلی

دشمن تھا یہ متصور نہیں ہو سکتا کہ اوسکو وقت ہون ایک
ولادت کے خوشخبری جاکر کی اور دوسرے یہ کہ
یہ قابل یون نہیں تھا کہ ثویبہ کو ابولہب نے بجلدی
مفقود آزاد کیا اختلاط اور بعضے یہ بھی مروی ہے کہ
کہ ثویبہ کو ابولہب نے آپکی ولادت سے بہت مدت پیشتر
آزاد کیا تھا حافظ ابن حجر نے کہا علاوہ اس حدیث عروہ
میں ایسی دلالت ہی کہ نیک عمل کافر کو آخرت میں سود مند
ہوگا اور صاحب سیرت شامی نے کہا کہ یہ قول رد کیا
گیا دلیل بقولہ تعالی وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ہباء
منثورا یعنی اور ہم پہنچے انکے کاموں پر جو کئے تھے پہر کر ڈالا
اوسکو خاک اڑتی محققین علماء نے یہ کہ اس حدیث کو عروہ کی
مرسل کہی اور یہ ذکر نہ کیا کہ کس نے اوسکو یہ حدیث کہی
اور بالفرض اگر موصول بھی ہو تو بھی اس سے استدلال
نہیں ہو سکتا اسلئے کہ یہ خواب کا دیکھنا ہے اور خواب
کی بات سے شرعی حکم ثابت نہیں ہوتا لیکن یہ احتمال

ہیں کہ جو خوارق کہ متعلق ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق ہو اگر
قاعدہ سے مستثنیٰ ہو جیسا کہ ابو طالب کے عذاب کا
تخفیف موجب حدیث صحیح بخاری مستثنیٰ ہے اور ایک
جماعت کثیر ایسی احتمال پر گئی ہے اور بیہقی نے کہا کہ
جاننا چاہیے کہ کفار کے بارہ میں وارد ہوا ہے کہ ان کے اعمال
اونکے ضائع ہو گئے اور اوس سے یہ مطلب ہے کہ وہ دوزخ
سے رہائی نہ پاوینگے اور جنت میں نہ جاوینگے لیکن
یہ جائز ہے کہ سوا کفر کے جس عذاب کے کہ وہ بسبب ارتکاب
جرائم و معاصی کے مستحق ہیں وہ عذاب اون سے بسبب
نیک عملوں کے جو دنیا میں انہوں نے کیا ہے کم
کیا جاوے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اجماع اس پر منعقد
ہے کہ کوئی عمل نیک کفار کو نافع نہیں اور نہ اونکو
کسی نیک عمل پر نعیم جنت کی ثواب دیا جاویگا
اور لیکن تخفیف عذاب کی ہوگی تا ان اشخاص کی بعضوں
کا عذاب نسبت بعض کے سخت تر ہوگا اور حافظ

ان حدیثوں کا یہ مدلول عیاض کا بتقاضے احتمال کے رد
نہیں کرتا اسلیے کہ جو کچھ اسباب مانع واقع ہیں متعلق بکفار
کفر ہیں اور جو گناہ کہ سوائے کفر کے ہیں ان سے تخفیف
میں نہیں کوئی امر مانع نہیں اور جو [illegible] کہ [illegible]
تخفیف عذاب اوس کی نہیں دلالت کرتی بارہ [illegible]
فقط وارد ہوئی ہیں کسی حدیث میں یہ بات نہیں اور
ابن منیر نے اپنی حاشیہ میں کہا کہ اس مقام پر دو
تخریج ہیں ایک امر سے محال ہے اور وہ معتبر ہونا
اطاعت کافر کا ہے باوجود اوس کے کفر کے اسلیے
کہ شرط معتبر ہونے طاعت کے یہ ہے کہ وہ بقصد صحیح وقوع
میں آوے اور کافر میں یہ معنی نہیں پایا جاتا دوسرا
ثواب کا عطا ہونا بعض نیک اعمال پر خدا تعالی کی
جانب سے بطور تفضل کے اور اس امر کو عقل
محال نہیں جانتی جب یہ بات ۹ ~~[illegible]~~ تو ثواب ۹ محقق ہو چکی ہے
اس سے صاف ظاہر ہوا کہ آزاد کرنا ابو لہب کا

ثوبیہ کو اگرچہ حریت و عبادت معتبرہ منفق ہیں لیکن ممکن ہے
تفضل جائز نہیں کہ خدا تعالیٰ جس قدر چاہے عذاب اوس سے
کم کرے جیسے ابو طالب کے لئے کم کیا گیا اور اس کا یہ سبب
حکم گزشتہ خواہ منفی ہو خواہ باثبات تابع توقیف کے ہے
اور حافظ ابن حجر نے لکھا ہے تتمہ اس گفتگو کا یہ ہے کہ تفضل
مذکور کافر پر اوس شخص کے اکرام کے لئے ہیں جس کی ساتھ
اوس کافر نے نیکی کی نہ یہ کہ کافر کے اکرام کی لئے فقط اس سبب
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین خدیجہ
ثوبیہ کا اعزاز و اکرام کیا کرتی تھیں اور آپ مدینہ سے
ثوبیہ کے لئے صلہ بھیجا کرتے تھے یہاں تک کہ بعد فتح خیبر کے
ثوبیہ فوت ہو گئیں آپنے ثوبیہ کے پسر مسروح کا حال دریافت
کیا تو عرض کی گئی کہ وہ بھی فوت ہو گیا پھر آپنے ثوبیہ کے
قرابت دار دریافت کئے عرض کی گئی کہ ان کے کوئی قریبی نہیں
باقی نہیں فوت ہو گئے ثوبیہ کا بیٹا ... ثابت نہیں ...
کو غور کیجیے حال ثوبیہ کا جلد اول میں بیان گزرا تیسرے ...